تصویر کے دو رُخ

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوّت کی حقیقت

ستم دیکھئے یہ لوگ کس قدر بے بصیرت ہیں، کتنے عاقبت نااندیش ہیں کہ لباس نبوت کس کے بدن پر مزیّن کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ جسے گڑ اور کلوخ میں تمیز نہیں، جسے جوتا پہننے کا سلیقہ نہیں، دایاں بائیں میں اور بایاں دائیں میں، گڑ سے استنجا کیا جارہا ہے اور مٹی کھائی جارہی ہے۔

دیکھا! میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت پر ہاتھ ڈالا تو خدائے غیوّر نے عقل ہی سلب کرلی اور مخبوط الحواس بنا دیا ـــــ تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا، قدو قامت میں تناسب نہ تھا، اخلاق کا جنازہ تھا کریکٹر کی موت تھا، سچ کبھی بولتا نہ تھا، معاملات کا درست نہ تھا، بات کا پکا نہ تھا، بزدل اور ٹوڈی تھا، تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی وہ مجسمہ حسن ہوتا، قویٰ میں تناسب ہوتا، چھاتی ۴۵ اِنچ ہوتی، کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا، مرد میدان ہوتا، کریکٹر کا آفتاب ہوتا، خاندان کا ماہتاب ہوتا، شاعر ہوتا، فردوسیِ وقت ہوتا، ابو الفضل اس کا پانی بھرتا، خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو کا ابوالکلام ہوتا۔ پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو پھر کیا ہم اسے نبی مان لیتے ـــــ؟

میں تو کہتا ہوں کہ اگر خواجہ غریب نواز اجمیریؒ سید عبد القادر جیلانیؒ، امام ابو حنیفہ، امام بخاریؒ، امام مالکؒ امام شافعیؒ ابن تیمیہؒ، غزالیؒ، حسن بصریؒ بھی نبوّت کا دعویٰ کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے؟ علیؓ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوارِ حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی، سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا عمر فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ میاں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تختِ نبوت پر سج سکے اور تاجِ امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کر سکے۔ وہ ایک ہی ہے جس کے دم قدم سے کائنات میں نبوت سرفراز ہوئی۔

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الرُّسُل وخاتم الانبیاء

بانی احرار

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

اقتباسِ خطاب

احرار ختم نبوت کانفرنس ستمبر ۱۹۵۱ء کراچی